حج پر سعودی حکومت کے مثالی انتظامات

حج اسلام کا ایک اہم رکن ہے جو صاحب استطاعت مسلمان پر واجب ہے جس کی ادائیگی کیلئے ہر سال لاکھوں مسلمان اکناف عالم سے بیت اللہ کا رخ کرتے ہیں اور ماہ ذوالحجہ میں یہ فریضہ سرانجام دیتے ہیں اگرچہ حجاج کرام کی آمد کا باضابطہ سلسلہ ماہ شوال کے آخر میں شروع ہوتا ہے لیکن بہت سے لوگ رمضان المبارک میں عمرہ کی غرض سے آتے ہیں لیکن حج کی نیت سے مکہ مکرمہ میں ہی رک جاتے ہیں یوں رمضان المبارک سے ہی حج کی رونق اور گہما گہمی شروع ہو جاتی ہے اور جب باقاعدہ حج پروازیں شروع ہوتی ہیں تو ان میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے حجاج کرام کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ جس کے پیش نظر سعودی وزارت حج انتظامات کا ازسر نو جائزہ لیتی رہتی ہے اور وسیع تر انتظامات کئے جاتے ہیں۔

حجاج کرام کو جدہ ائر پورٹ پہنچنے کے بعد امیگریشن، کسٹم اور دیگر کاغذی کاروائی کے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے جس کیلئے کافی وقت درکار ہوتا ہے لیکن ان کی سہولت اور جلد کاروائی کیلئے سعودی حکام نے بہترین انتظام کئے ہیں زیادہ سے زیادہ عملہ اور حجاج کی رہنمائی کیلئے تعلیم یافتہ مرشد مقرر کئے ہیں جس کی وجہ سے یہ تمام کاروائی چند منٹوں میں طے پا جاتی ہے۔ اور حجاج کرام جدہ سے مکہ مکرمہ کیلئے روانہ ہو جاتے ہیں بہترین ائیر کنڈیشنڈ بسیں مہیا کی جاتی ہیں اور راستے میں حجاج کا اندراج کیا جاتا ہے۔ اور تمام حجاج کی مشروب اور پھلوں سے تواضع کی جاتی ہے۔ چونکہ حکومت نے معلموں کے ذریعے ہی مناسک حج ادا کرنے کے انتظامات کئے ہوتے ہیں لہذا ہر معلم کو آٹھ ہزار سے دس ہزار حجاج دیئے جاتے ہیں۔ جن کیلئے منیٰ میں قیام کیلئے مخیمات، ٹرانسپورٹ اور عرفات میں وقوف کیلئے انتظامات شامل ہیں بلاشبہ یہ تمام انتظامات مثالی اور قابل ستائش ہیں۔ بالخصوص منیٰ میں قیام کیلئے خیمے صاف ستھرے اور ائیر کنڈیشنڈ تھے۔ پینے کیلئے پانی وافر مقدار میں تھا۔ وضو اور طہارت خانے کی قلت نہ تھی صفائی کا بہترین انتظام تھا اور اسی طرح عرفات میں بھی خیموں کی بہتات تھی۔ ہر حاجی نے راحت اور سکون کے ساتھ وقوف عرفات کا فریضہ سرانجام دیا۔ یہاں یہ امر بھی قابل ستائش ہے کہ سعودی عرب کے مخیّر حضرات نے حجاج کرام کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑی اور حجاج کی ضیافت کیلئے منیٰ اور عرفات میں دودھ لسی دہی مشروبات اور انواع واقسام کے کھانے مفت تقسیم کئے اور حکومت سعودیہ کی طرف سے بھی اسی نوع کے بہترین انتظامات تھے۔

وزارت شئون الاسلامیہ اور وزارت حج کی طرف سے مبلغ اور داعی مقرر تھے جو مختلف جگہوں اور کیمپوں میں وعظ ارشاد فرماتے تھے۔ اور مختلف موضوعات پر کتابیں اور لٹریچر تقسیم کرتے تھے جس سے حجاج کو مناسک حج ادا کرنے میں بہت مدد ملتی تھی یہ کام جدہ ائیر پورٹ سے شروع ہوتا ہے اور واپسی تک جاری رہتا ہے ہر حاجی کو اس کی زبان میں ترجمہ شدہ قرآن حکیم کا ایک نسخہ اور دیگر کتابیں سعودی حکومت کی طرف سے بطور تحفہ ملتی ہیں۔

حج کے موقعہ پر لاتعداد گاڑیاں مکہ مکرمہ میں موجود ہوتی ہیں لیکن ٹریفک کے بہترین نظام کی بدولت گاڑیاں رواں دواں رہتی ہیں اور ہر جگہ پہنچنے کیلئے ٹریفک میسر ہوتی ہے۔

مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی زیارت کیلئے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ روانہ ہوتے ہیں تو راستے میں بھی ضیافت کا بہترین انتظام موجود ہے۔ اسی طرح مدینہ منورہ سے واپس جدہ آتے بھی اس تکریم کا اظہار کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حکومت سعودیہ اور مخیّر حضرات کی ان کوششوں کو قبول فرمائے اور انہیں اس کا بہتر اجر عطا فرمائے۔

ہم حج کے موقعہ پر مثالی انتظامات کرنے پر خادم الحرمین الشریفین ملک فہد بن عبدالعزیز آل سعود ولی عہد شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود کا بالخصوص اور وزراء کرام ودیگر افسران اور کارکنان کا بالعموم دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں جن کی شب و روز کی محنت اور حسن انتظام کی بدولت حج میں تمام حجاج کو راحت اور سکون میسر آیا۔ اور وہ مناسک حج بڑے اطمینان سے ادا کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اور دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو شرف قبولیت بخشے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقعہ پر چند ایک تجاویز بھی پیش کی جائیں تاکہ آئندہ انتظامات کرنے میں مددگار ثابت ہوں۔

۱۔ حجاج کرام کو معلم مقرر کرنے میں اختیار دیا جائے تاکہ وہ اپنی پسند کے معلم کے ہمراہ یہ فریضہ سرانجام دے سکیں۔

۲۔ مکہ مکرمہ میں رہائش گاہیں بہت مہنگی ہیں لہذا حکومت کو اس پر نظر ثانی کرنی چاہیے کسی ملک کا بھی حاجی اتنی رقم ہمراہ نہیں لا سکتا۔ لہذا مجبوراً چار کے کمرے میں دس افراد رہائش اختیار کرتے ہیں۔

۳۔ پیدل چلنے والے رستوں میں سب لوگ پڑاؤ ڈال لیتے ہیں انہیں متبادل جگہ منتقل کیا جائے۔

۴۔ چونکہ اس دفعہ منیٰ میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے خیمے مزدلفہ میں لگائے گئے اور تقریباً پانچ لاکھ سے زائد حجاج مزدلفہ میں قیام پذیر تھے۔ جنہیں کنکریاں مارنے کیلئے آنے جانے میں بہت تکلیف ہوئی لہذا تجویز ہے۔ کہ زیر زمین ریلوے کا نظام بنایا جائے جو مزدلفہ سے جمرات تک آئے۔ اور درمیان میں مختلف جگہوں پر بھی سٹاپ بنائے جائیں اس سے آنے جانے کا مسئلہ حل ہوگا۔ اور ٹریفک کا بوجھ کم ہوگا۔

۵۔ مسجد الحرام میں مرد وزن کے اختلاط کا مسئلہ سنگین صورت حال اختیار کر چکا ہے اور اسی حالت میں نماز پڑھی جاتی ہے اس طرف بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے رش اور گرمی ہونے کے خطرے کے پیش نظر لوگ الگ الگ نہیں ہوتے۔ لیکن اس سے تشویش ضرور پیدا ہوتی ہے۔ جس کا حل نکالنا چاہئے۔ جبکہ مسجد نبوی میں بہترین انتظام ہے۔